’’مشکوۃ المصابیح‘‘

تحریر: عبدالرشید عراقی

مشکوۃ المصابیح حدیث کی بہت معروف و مشہور اور مقبول کتاب ہے اور صحاح ستہ اور دوسری مستند کتب حدیث کا مجموعہ ہے۔ یہ کتاب حدیث کی کتابوں میں بڑی مستند اور معتبر سمجھی جاتی ہے۔ اس کتاب کے مصنف امام ولی الدین خطیب تبریزی (م ۷۳۷ھ) ہیں۔ جن کا نام محمد بن عبداللہ بن محمد تھا۔ ان کا مولد و مکن آذر بائیجان کا مشہور شہر تبریز تھا۔ اس لئے تبریزی کہلاتے تھے۔ امام تبریزی نے جملہ علوم اسلامیہ کی تعلیم شیخ حسین بن محمد بن عبداللہ طیبی (م ۷۴۳ھ) سے حاصل کی اور تبریزی کے صرف ایک استاد تھے اور ان کے ایماء اور مشورہ سے امام تبریزی نے مشکوۃ المصابیح مرتب کی تھی۔

حافظ ابن حجر عسقلانی (م ۸۵۲ھ) لکھتے ہیں کہ:

> علامہ طیبی نے اپنے ایک شاگرد کو امام بغوی کی مصابیح کو اسی نہج پر مختصر کرنے کا حکم دیا اور اسی کا نام مشکوۃ رکھا اور اس کی ایک مبسوط شرح لکھی۔
>
> (الدرر الکامنہ ج ۲ ص ۶۹)

جس طرح امام تبریزی کے ایک ہی استاد تھے۔ اسی طرح انکے شاگرد بھی ایک ہی تھے جس کا نام امام الدین علی بن مبارک تھا۔ (عجالہ نافعہ ص ۴۳)

امام ولی الدین خطیب تبریزی علم و فضل، زہد و ورع، عدالت و ثقاہت اور وسعت علم میں بحر بیکراں تھے۔ ان کے استاد علامہ طیبی نے ان کے فضل و کمال، صلاح و تقویٰ اور علمی تبحر کا اعتراف کیا ہے۔ خطیب مسلک کے لحاظ سے شافعی المذہب تھے۔

تصنیفاتؒ میں خطیب تبریزی کی دو کتابوں کا پتہ چلتا ہے۔ ایک مشکوۃ المصابیح اور دوسری الاکمال فی اسماء الرجال۔

مصابیح السنۃ: مصابیح السنۃ امام بغوی (م۵۱۹ھ) کی تصنیف ہے۔ جس کا تکملہ خطیب تبریزی نے مشکوۃ المصابیح کے نام سے لکھا۔ امام بغوی جن کا

نام ابو محمد حسین فراء بغوی ہے۔ ہرات کے شہر "بغ" میں پیدا ہوئے۔ تفسیر' حدیث' فقہ میں ان کو ید طولیٰ حاصل تھا۔ شافعی المذہب تھے۔ ان کی ساری عمر درس و تدریس اور تصنیف و تالیف میں گزری۔ زہد و عبادت' عدالت و ثقاہت' امانت و دیانت میں۔ مرتبہ کمال پر فائز تھے۔

مصابیح السنہ کے علاوہ ان کی مشہور کتاب تفسیر معالم التنزیل ہے۔ معالم التنزیل بڑی بلند پایہ اور قدیم تفسیر ہے۔ یہ تفسیر احادیث و آثار سے مزین اور عجیب واقعات پر مشتمل ہے۔

مصابیح السنہ حدیث کی اہم اور مشہور کتاب ہے۔ اس کتاب میں امام بغوی کے اختصار سے کام لیا ہے اور سندیں حذف کر دی ہیں۔ اور مع حدیث کا نہایت معتبر اور مستند مجموعہ ہے اور جو حقیقت احادیث درج کی ہیں ان کی نشاندہی بھی کر دی ہے۔ اس حدیث سے مصابیح السنہ کا کتب حدیث میں پایہ بہت بلند ہوگیا ہے اور مختلف کتب حدیث کی روایات پر مشتمل ہونے کی وجہ سے یہ بڑی جامع کتاب ہے۔

مشکوۃ المصابیح: "مشکوۃ المصابیح حدیث کی بڑی اور مقبول کتاب ہے۔ صحاح ستہ اور دوسری کتب حدیث کا مجموعہ ہونے کی صورت میں بہت معتبر سمجھی جاتی ہے۔ اس کتاب میں امام ولی الدین خطیب نے کہیں کہیں حذف و اضافہ سے بھی کام لیا ہے۔ چنانچہ امام تبریزی لکھتے ہیں:

> "امام ابو محمد حسین بن مسعود فراء بغوی کی کتاب المصابیح اپنے موضوع پر بہت جامع کتاب ہے۔ اس میں مختلف و متفرق حدیثوں کو نہایت خوبی سے ضبط کیا گیا ہے۔ مگر اختصار کی بناء پر سندیں حذف کر دی گئی تھیں۔ یہی وجہ ہے کہ کچھ لوگوں نے اس پر اعتراض کیا ہے۔ حالانکہ بغوی جیسے مستند شخص کا نقل کرنا ہی سند کی حیثیت رکھتا ہے۔"

(مقدمہ مشکوۃ المصابیح)

امام بغوی نے مصابیح السنہ میں دو فصلیں قائم کی تھیں۔ لیکن امام تبریزی نے تین

فصلیں قائم کی ہیں۔

پہلی فصل میں بخاری و مسلم دونوں کی یا ان میں کسی ایک کی حدیثیں جمع کی گئی ہیں۔ دوسری فصل میں ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور دارمی کے علاوہ امام مالک، امام شافعی، احمد، دار قطنی، بیہقی اور زرین کی روایات شامل کی گئی ہیں۔ تیسری فصل میں بھی دوسری کتب حدیث کی روایات درج ہیں۔

امام ولی الدین خطیب تبریزی مشکوۃ المصابیح میں درج احادیث کے بارے میں فرماتے ہیں۔

"میں نے حدیثوں کی تلاش و جستجو اور تحقیق و تفتیش میں اپنی امکان بھرپوری جدوجہد کی ہے۔" (مقدمہ مشکوۃ المصابیح)

مشکوۃ المصابیح کے شروح و حواشی:

مشکوۃ المصابیح کی مقبولیت و اہمیت کا یہ بھی ثبوت ہے کہ محدثین کرام اور علمائے عظام نے اس کی شرحیں، تعلیقات اور حواشی لکھے ہیں۔ اور اردو، فارسی، انگریزی اور ترکی زبانوں میں اس کے ترجمے کئے گئے ہیں۔ مشکوۃ المصابیح کی جو شرحیں، حواشی اور دوسری زبانوں میں جو تراجم ہوئے ہیں۔ ان کی مختصر تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۔ الکاشف عن حقائق السنن (عربی):

یہ علامہ طیبی (م ۷۴۳ھ) کی مشہور شرح ہے۔ اس کی اہمیت و افادیت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس کے شارح امام ولی الدین خطیب تبریزی کے استاد علامہ طیبی ہیں۔

۲۔ ہدایتہ الرواۃ الی تخریج المصابیح والمشکوۃ (عربی):

یہ حافظ ابن حجر (م ۸۵۲ھ) کی تصنیف ہے۔ (کشف الظنون ج ۲ ص ۱۶۴۷)

۳۔ فتح الالہ فی شرح المشکوۃ (عربی):

علامہ شہاب الدین احمد بن محمد بن محمد بن علی بن حجر ہیثمی الشافعی (م ۹۷۴ھ) کی شرح ہے۔

کشف الظنون ج ۱ ص ۴۴۳)

۴۔ مرقاۃ المفاتیح (عربی):

یہ ملا علی قاری حنفی (م ۱۰۱۴ھ) کی مشہور و معروف شرح ہے۔ اس شرح کے بارے میں ملا علی قاری خود فرماتے ہیں:

"چونکہ مشکوۃ المصابیح احادیث نبوی کی ایک جامع کتاب ہے اس لئے مجھ کو اس کے مطالعہ کا شوق ہوا اور میں نے حرم کے شیوخ سے اس کو پڑھا۔ مگر ان لوگوں کے پاس کوئی صحیح اور مستند نسخہ نہ تھا اور شارحین نے محض بعض لفظوں کو ضبط کیا تھا۔ اس لئے میں نے مختلف نسخوں سے مقابلہ و تصحیح کرکے ایک صحیح نسخہ تیار کیا اور پھر ایک لطیف شرح لکھی۔ اس میں الفاظ کو بھی ضبط کیا گیا ہے اور روایات کی نئی بحث و تحقیق کرکے ان کے معانی و مطالب کی تشریح بھی لکھی گئی ہے۔

۵۔ لمعات التنقیح (عربی):

یہ شرح حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی (م ۱۰۵۲ھ) کی تصنیف ہے۔ یہ شرح گوناگوں علمی مباحث، لطیف تحقیقات اور مفید معلومات کا مجموعہ ہے۔ یہ شرح نہ طویل ہے نہ مختصر بلکہ متوسط اور عمدہ شرح ہے۔ اس میں لغوی، نحوی اور فقہی مسائل کو بڑی خوبی سے حل کیا گیا ہے۔ شروع میں ایک جامع و تحقیقی مقدمہ ہے۔ جس میں مصنف نے اصول حدیث کے مباحث پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ (اتحاف النبلاء ص ۱۴۹)

۶۔ اشعۃ اللمعات (فارسی):

یہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی فارسی زبان میں شرح ہے۔ اس شرح کو بھی بڑی مقبولیت اور شہرت حاصل ہوئی۔ اس شرح کے شروع میں حضرت محدث دہلوی نے ایک جامع علمی و تحقیقی مقدمہ تحریر فرمایا۔ جس میں فن حدیث پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ متعدد اکابر محدثین کا تذکرہ ہے۔ اس شرح میں لغات و مطالب کو عمدہ پیرایہ میں حل کیا گیا ہے۔ (اتحاف النبلاء ص ۱۴۹)

۷۔مظاہر حق (اردو):

یہ مولانا نواب قطب الدین خاں دہلوی (م۱۲۸۹ھ) کی اردو میں بڑی مفید اور عمدہ شرح ہے۔ اس شرح سے عوام کو بڑا فیض پہنچا۔ شروع کتاب میں ایک جامع و علمی مقدمہ ہے۔ جس میں اصول حدیث کے مسائل و مباحث پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

۸۔التعلیق الصبیح علی مشکوۃ المصابیح (عربی):

یہ شرح مولانا محمد ادریس کاندھلوی مرحوم و مغفور نے تحریر کی ہے۔

۹۔مشکوۃ معہ حاشیہ و تعلیق (عربی):

علامہ ابو بکر شادیس نے ۱۳۸۰ھ میں مشکوۃ کا متن کئی نسخوں سے مقابلہ و تصحیح کر کے علامہ ناصر الدین البانی کے حواشی و تعلیقات کے ساتھ دمشق سے شائع کی ہے۔

مشکوۃ المصابیح پر علمائے اہلحدیث کی علمی خدمات:

برصغیر پاک و ہند کے علمائے اہلحدیث نے مشکوۃ المصابیح کے ساتھ بڑا اعتنا کیا ہے۔ کئی علمائے اہلحدیث نے اس کی متعدد شرحیں بزبان عربی لکھیں اور کئی علمائے اہلحدیث نے اس کے حواشی بزبان عربی تحریر فرمائے اور کئی علمائے اہلحدیث نے اس کی تنقیح و تخریج کی ہے اور کئی علمائے اہلحدیث نے اس کے اردو میں تراجم و حواشی اور شرحیں لکھی ہیں۔ ذیل میں ان شروح، حواشی کا ذکر مختصراً کیا جاتا ہے۔

۱۔الرحمۃ المھداۃ الی من یرید بزیادۃ العلم علی احادیث المشکوۃ (عربی):

یہ مشکوۃ المصابیح کی تلخیص ہے اور مولانا نور الحسن تنوچی (م۱۳۳۶ھ) نے تلخیص کی ہے۔

۲۔طریق النجاۃ فی ترجمۃ الصحاح من المشکوۃ (اردو):

مولانا محمد ابراہیم آروی (م۱۳۱۹ھ) اس میں ان احادیث کا ترجمہ و تشریح کیا گیا ہے۔ جسے بخاری و مسلم نے تخریج کیا ہے۔

۲۔حاشیہ مشکوۃ المصابیح (عربی):

۳۔ترجمہ مشکوۃ المصابیح (اردو): مولانا حافظ عبداللہ روپڑی (م۱۳۸۴ھ)

۴۔ ضوء المصابیح (عربی): از مولانا عبدالجلیل سامرودی (م ۱۳۹۲ھ)
۵۔ نہایت: علمی، تحقیقی اور مدلل حاشیہ۔
۶۔ مشکوۃ المصابیح (اردو) جلد اول:
شیخ الحدیث مولانا محمد اسمٰعیل السلفی (م ۱۳۸۷ھ) یہ جلد کتاب الایمان۔ کتاب العلم، کتاب الطہارہ اور کتاب الصلوۃ پر مشتمل ہے۔ عربی عبارت کے ساتھ اردو میں ترجمہ اور حاشیہ میں حدیث کی تشریح و تفصیل ہے۔

جلد اول تک لکھی گئی کہ مصنف کا انتقال ہوگیا۔ اور بقیہ تین جلدوں کا ترجمہ مولانا محمد سلیمان کیلانی نے کیا ہے۔

۷۔ حاشیہ مشکوۃ المصابیح (عربی): مولانا عبدالوہاب دہلوی (م ۱۳۵۱ھ)۔ نہایت جامع، علمی اور تحقیقی حاشیہ۔
۸۔ ترجمہ اردو مشکوۃ المصابیح (مکمل): مولانا ابو الحسن محمد سیالکوٹی (م ۱۳۲۵ھ)
۹۔ الرحمۃ المہداۃ الی من یرید ترجمۃ المشکوۃ (اردو):
مولانا عبدالاول غزنوی (م ۱۳۱۳ھ) یہ مشکوۃ کا ترجمہ اور مختصر شرح پر مشتمل ہے۔
۱۰۔ شرح مشکوۃ المصابیح (عربی): مولانا حافظ محمد گوندلوی (م ۱۹۸۵ء)
۱۱۔ المنقطات علی ترجمۃ المشکوۃ (اردو):
مولانا احمد بن محی الدین لاہوری یہ مشکوۃ کا ترجمہ اور اس کے ساتھ مختصر حاشیہ ہے۔
۱۲۔ حاشیہ مشکوۃ المصابیح (عربی): مولانا عبدالسلام مدنی

یہ عربی زبان میں مکمل حاشیہ ہے۔ یہ حاشیہ مختلف شروح احادیث سے تیار کیا گیا ہے اور راجح مسلک کی نشاندہی معہ دلائل کی گئی ہے۔

۱۳۔ تنقیح الرواۃ فی تخریج احادیث المشکوۃ (عربی ۴ جلد):

مولانا سید احمد حسن دہلوی (م ۱۳۳۸ھ) تلمیذ حضرت شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی (م ۱۳۲۰ھ) مختصر مگر علمی، تحقیقی اور جامع حاشیہ تحریر فرمایا۔ اس کا